بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

قیمت فی پرچہ ۴۵ پیسے

جلد ۶۸/۳۳ | ۱۲ محرم الحرام ۱۴۰۰ھ | ۳ فتح ۱۳۵۸ ہش | ۳ دسمبر ۱۹۷۹ء | نمبر ۲۷۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# اخبارِ احمدیّہ

ربوہ ۳ فتح/دسمبر۔ سیدنا خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احبابِ جماعت بالالتزام دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو اپنی حفظ و امان میں ہر طرح خیر و عافیت سے رکھے اور اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب تحریر فرماتے ہیں:۔

حضرت سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ مدظلہا حرم محترم سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی طبیعت پہلے سے بہتر ہے۔

احبابِ جماعت دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ موصوفہ کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

---

حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے احبابِ جماعت التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ مدظلہا کو صحت و سلامتی کے ساتھ رکھے اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے آمین۔

---

ربوہ ۳۰ نبوت (نومبر) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج مسجد اقصےٰ میں نماز جمعہ پڑھائی۔ نماز سے قبل حضور نے خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے خدا تعالیٰ کے قادرِ مطلق، خالقِ کُل اور متصرف بالارادہ ہونے پر روشنی ڈال کر اُس کے ساتھ زندہ تعلق قائم کرنے، قدم قدم پر اُس سے رہنمائی حاصل کرنے اور ذرہ ذرہ پر ہر آن ظاہر ہونے والے اُس کے تصرّفات کی روشنی میں اُس کی منشا اور رضا کے مطابق اپنی زندگیاں گزارنے کی اہمیت کو بہت دلنشین انداز میں واضح فرمایا۔

حضور نے تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا کہ اس کائنات کی بنیاد خدا تعالیٰ کی وحدانیت پر ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر چیز کا خالق ہے اور انسان بھی اُسی کی مخلوق ہے۔ اُس نے ہر چیز کو جس غرض کے لئے پیدا کیا ہے اس کے مناسب حال اسے اعضاء، قوتیں، استعدادیں اور صلاحیتیں بھی عطا کی ہیں اور اس نے ہر چیز میں توازن قائم کر کے اسے کائنات کے محکم و ابلغ اور غایت درجہ متوازن نظام کے ساتھ باندھ دیا ہے۔

حضور نے واضح فرمایا کہ چونکہ انسان نے متمدن زندگی گزارنی تھی اور اس نے اللہ تعالیٰ کی صفات کا مظہر بننا تھا اس لئے اللہ تعالیٰ نے جملہ مخلوقات میں سے انسان کو سب سے اعلیٰ درجہ کی قوتیں، استعدادیں اور صلاحیتیں عطا کیں۔ ان میں سے ایک اہم صلاحیت عقل ہے جو اسے دوسری مخلوقات سے ممتاز کرتی ہے (باقی صفحہ ۸ پر)

# سپین کے علاقہ قتلونیہ کے صدر پارلیمنٹ کی طرف سے جماعت احمدیہ کیلئے نیک تمنّاؤں کا اظہار

## "میری دلی آرزو ہے کہ مرسلہ کتاب کا نیک شرفاء اور اچھے لوگوں میں خوب چرچا ہو" مبلغ اسلام کے نام خط

میڈرڈ۔ سپین کے علاقہ قتلونیہ کی پارلیمنٹ کے صدر نے جماعت احمدیّہ کے بارے میں نیک تمنّاؤں کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ میری آرزو ہے کہ اس نیک اور اعلیٰ مقصد میں کامیابی حاصل کرنے کے لئے آپ کو مدد مل سکے۔ وکالتِ تبشیر کی مرسلہ رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ پارلیمنٹ کے صدر صاحب نے اِن خیالات کا اظہار اس خط میں کیا ہے جو کہ اُنہوں نے مبلغ اسلام مقیم سپین محترم مولانا کرم الٰہی صاحب ظفر کے نام لکھا ہے۔ اس خط میں اُنہوں نے مبلغِ اسلام کی طرف سے اُن کو بھجوائی گئی ایک مختصر کتاب "اسلامی تعلیم و تمدّن" کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ:۔

"میری دلی آرزو ہے کہ نیک، شرفاء اور اچھے لوگوں میں اِس کتاب کا خوب اور عظیم رنگ میں چرچا ہو تا آپ کے اِس نیک اور اعلیٰ مقصد میں کامیابی حاصل کرنے کے لئے آپ کو مدد مل سکے اور تمام بنی نوع انسان باہم سچّی محبّت اور پیار سے رہ سکیں"

اس خط میں پارلیمنٹ کے صدر صاحب نے کتاب ارسال کئے جانے پر مبلغِ اسلام کا شکریہ ادا کیا ہے۔

خدا تعالیٰ کے حضور دُعا ہے کہ وہ ہمارے مبلّغین کی مساعی میں برکت دے اور اسلام کی عظمتِ رفتہ کے اِس تاریخی مقام سپین میں اسلام کو ایک دفعہ پھر فتح و نصرت عطا کرے اور اس مقام میں خدا تعالیٰ کی توحید اور نبیٔ پاک محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کا جھنڈا ایک دفعہ پھر اُسی شان سے لہرائے جس طرح سات سو سال تک لہراتا رہا تھا۔ آمین

روزنامہ الفضل ربوہ
۱۲ محرم الحرام ۱۴۰۰ھ
۳ فتح ۱۳۵۸ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# بقائے دوام کا درجہ پانے والے اعمال

رُوئے زمین پر ایک شخص بھی ایسا نہیں ملے گا جو یہ نہ جانتا ہو کہ یہ دنیا اور اس کی ہر چیز فانی ہے اس کے باوجود دنیا میں اکثریت ایسے ہی لوگوں کی ہے جو اس فانی دنیا کی فانی چیزوں کے حصول کی اُدھیڑ بُن میں لگے رہتے ہیں اور اس میں اس درجہ استغراق دکھاتے ہیں کہ یہ مسلّمہ حقیقت ان کی نگاہوں سے اوجھل ہو جاتی ہے کہ وہ خود بھی فانی ہیں اور جن چیزوں کی چاہ میں وہ گھُل رہے ہیں اور جن کے حصول میں وہ دن رات سرگرداں ہیں انہوں نے بھی ایک دن فنا ہو جانا ہے۔ اس پر غضب یہ ہے کہ دنیا اور اس کی ہر چیز کے فنا ہو جانے کے بعد بھی خدائی منشاء اور اذن کے ماتحت جن چیزوں نے باقی رہ جانا ہے اور جنہیں وہ خود دوام عطا کرے گا دنیا کے اکثر لوگ اُن سے غافل ہی رہتے ہیں اور ان کی طرف دھیان دینے کی انہیں فرصت ہی نہیں ہے۔

سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ جب دنیا اور اس کی ہر چیز نے فنا ہو جانا ہے تو وہ کونسی چیزیں ہیں جو بعد از فنا بھی باقی رہیں گی؟ سو اللہ تعالیٰ نے خود قرآن مجید میں ہر چیز پر فنا وارد ہونے کا ذکر کرنے کے ساتھ ہی بعض چیزوں کو کلّی فنا سے مستثنیٰ ٹھہرایا ہے اور فرمایا ہے کہ وہ پھر بھی باقی رہیں گی۔ وہ کونسی چیزیں ہیں اس دُنیا کی جن کے لئے خُدا تعالیٰ نے بقائے دوام مقدر کی ہے؟ سو اللہ تعالیٰ بقائے دوام کی سزاوار ان چیزوں کی طرف اصولی رنگ میں اشارہ کرتے ہُوئے فرماتا ہے:-

كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ ۝ وَّيَبْقَىٰ وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلٰلِ وَالْإِكْرَامِ ۝

(الرحمٰن آیات ۲۷، ۲۸)

ترجمہ:- اس (زمین) پر جو کچھ بھی ہے آخر فنا ہونیوالا ہے اور صرف وہ باقی رہے گا جس کی طرف تیرے جلال اور عزت والے خُدا کی توجہ ہو۔

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے اصولی (اور یہاں اصول سے سنت اللہ مراد ہے) یہ بیان فرمایا ہے کہ اس دنیا میں ہر چیز فنا ہو جانے والی ہے لیکن جس کی طرف حیّ و قیّوم خُدا کی توجہ ہو وہ سب کچھ فنا ہونے کے باوجود باقی رہ جائے گی۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ذوالجلال والاکرام حیّ و قیوم خُدا کس کی طرف اس رنگ میں توجہ فرماتا ہے کہ اس کی دائمی توجہ اسے بقائے دوام سے مالا مال کر دکھاتی ہے؟ اللہ تعالیٰ نے ان چیزوں کا بھی خود ہی ذکر فرمایا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ ایک جگہ ایک خاص امر کا ذکر کرتے ہوئے جیسے اُس نے اپنی دائمی توجہ کا مستحق بنا کر بقائے دوام سے نوازا ہے فرماتا ہے:-

اَلْمَالُ وَالْبَنُوْنَ زِيْنَةُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَالْبٰقِيٰتُ الصّٰلِحٰتُ خَيْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَّخَيْرٌ اَمَلًا ۝ وَيَوْمَ نُسَيِّرُ الْجِبَالَ وَتَرَى الْاَرْضَ بَارِزَةً ۙ وَّحَشَرْنٰهُمْ فَلَمْ نُغَادِرْ مِنْهُمْ اَحَدًا ۝

(الکہف آیات ۴۷، ۴۸)

ترجمہ:- مال اور بیٹے اس ورلی زندگی کی زینت ہیں اور باقی رہنے والے نیک اور مناسب حال اعمال ہی (جو ان چیزوں سے لئے جائیں) تیرے رب کے نزدیک بدلہ کے لحاظ سے بھی بہتر ہیں اور امید کے لحاظ سے بھی بہتر ہیں۔ اور اُس دن (بھی ان کے بہتر نتائج ہویدا ہوں گے) جس دن ہم ان پہاڑوں کو (اپنی جگہ سے) ہلا دیں گے۔ اور تو سب اہل زمین کو نکلتا ہُوا دیکھے گا اور ہم ان سب کو اکٹھا کریں گے اور ان میں سے کسی کو بھی پیچھے نہیں چھوڑیں گے۔

اللہ تعالیٰ نے دنیوی زندگی کی زینتوں میں سے دو زینتوں یعنی مال اور اولاد کا ذکر کرکے بتایا کہ دنیا اور اس کی تمام دوسری زینتوں کی طرح یہ دو زینتیں بھی فنا ہو جانے والی ہیں۔ ان سے دل لگانا اور ان پر فخر کرنا سراسر بے معنی ہے۔ البتہ اگر مال اور اولاد کو نیک اور مناسب حال اعمال بجالانے کا ذریعہ بنایا جائے یعنی مال کو خدا تعالیٰ اور اس کے دین کی راہ میں خرچ کیا جائے اور اولاد کی صحیح رنگ میں تربیت کرکے اسے تقویٰ شعار سابق بالخیرات اور خادم دین بنایا جائے تو یہ نیک اعمال اللہ تعالیٰ کی توجہ کو جذب کرنے کا موجب ہوں گے اسی لئے اللہ تعالیٰ مال اور اولاد کے فنا کا شکار ہو جانے کے بعد بھی ان کے ذریعہ سے سرزد ہونے والے اعمال صالحہ کو باقی رکھے گا اور اگلے جہان میں بھی یہی باقی رہنے والے اعمال صالحہ ہی انسان کے کام آئیں گے اور ان کا اللہ تعالیٰ اسے بہتر سے بہتر بدلہ دے گا۔

آج دنیا میں جو سب سے بڑی خرابی تمام پھیلی ہوئی ہے اور جس نے لوگوں کو اخلاقی لحاظ سے دیوالیہ کرکے دنیا بھر کے معاشروں میں فساد کی کیفیت پیدا کر رکھی ہے وہ یہی ہے کہ لوگ فانی دنیا اور اس کی فانی زینتوں کے حد سے زیادہ دلدادہ ہو کر ہمہ تن انہی کے ہو رہے ہیں اور انہیں باقی رہنے والے اعمال صالحہ کی بجا آوری کا ذریعہ بنانے سے یکسر غافل ہیں۔ اگر وہ فانی دنیا کی فانی زینتوں کو اعمال صالحہ کی بجا آوری کا ذریعہ بنائیں تو دنیا سے فساد یکسر مٹ سکتا ہے۔ اور چونکہ اعمال صالحہ ہی باقی رہنے والے ہیں اس لئے آخرت بھی ان کی محمود ہو سکتی ہے۔ باقی رہنے والے اعمال صالحہ کی بجا آوری سے ہمہ گیر غفلت اور فانی دنیا کی فانی زینتوں میں انتہائی مجرمانہ استغراق نے ہی لوگوں کو خسر الدنیا والآخرہ کا مصداق بنا چھوڑا ہے۔ حالانکہ یہی وہ خرابی تھی جس سے آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلم نے آخری زمانہ کے مسلمانوں کو بطورِ خاص خبردار فرمایا تھا۔ چنانچہ حدیث میں آتا ہے کہ آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا:-

فَوَاللّٰهِ مَا الْفَقْرَ اَخْشٰى عَلَيْكُمْ وَلٰكِنْ اَخْشٰى اَنْ تُبْسَطَ الدُّنْيَا عَلَيْكُمْ كَمَا بُسِطَتْ عَلٰى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَتَنَافَسُوْهَا كَمَا تَنَافَسُوْهَا فَيُهْلِكَكُمْ كَمَا اَهْلَكَتْهُمْ۔

(بخاری کتاب الجہاد)

ترجمہ:- خُدا تعالیٰ کی قسم مجھے تمہارے فقر کا ڈر نہیں۔ اب فقر و احتیاج کے دن گئے۔ مجھے ڈر ہے تو اس بات کا کہ دنیا کے خزائن تمہارے لئے کھول دئے جائیں گے جس طرح پہلے لوگوں پر کھولے گئے تھے۔ تم دنیا کی طرف راغب ہو جاؤ گے اور اس کی حرص کرنے لگو گے جس طرح تم سے پہلے لوگوں نے حرص کی۔ پس تم کو بھی یہ حرصِ دنیا ہلاک کر دے گی جس طرح کہ اُس نے پہلے لوگوں کو ہلاک کیا ہے۔

حرصِ دُنیا کی اس انتہائی مضرت کے پیشِ نظر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم نے حرص دنیا سے بچنے اور محفوظ رہنے کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور دعائیں کرنے پر بہت زور دیا ہے۔ چنانچہ احادیث میں ایسی متعدد دعائیں مذکور ہیں جن میں اللہ تعالیٰ سے حرصِ دنیا اور اس کی ہلاکت آفرینی سے بچنے اور اُس کی پناہ میں آنے کی التجا کی گئی ہے۔ چنانچہ ان میں سے ایک جامع دُعا یہ ہے:-

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَرْذَلِ الْعُمُرِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْقَبْرِ۔

(ترمذی ابواب الدعوات)

ترجمہ:- اے اللہ! میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں بزدلی سے اور میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں بخل سے اور میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں ایسے بڑھاپے سے جس سے عقل میں کمی آجائے اور میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں دنیا کے فتنہ سے اور قبر کے عذاب سے۔

---

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"انبیاء علیہم السلام کی دنیا میں آنے کی سب سے بڑی غرض اور ان کی تعلیم اور تبلیغ کا عظیم الشان مقصد یہ ہوتا ہے کہ لوگ خُدا تعالیٰ کو شناخت کریں اور اس زندگی سے جو انہیں جہنم اور ہلاکت کی طرف لے جاتی ہے اور جس کو گناہ آلود زندگی کہتے ہیں نجات پائیں۔ حقیقت میں یہی بڑا بھاری مقصد اُن کے آگے ہوتا ہے"۔ (ملفوظات جلد سوم ص۱۱)

علم البحر قسط ۱۱

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# سمندری روئیں

مکرم پروفیسر حبیب اللہ خان صاحب ایم۔ایس سی ربوہ

(۲)

## عمودی روئیں

روؤں کی شکل میں پانی کا جو انتقال افقی سمت میں ہوتا ہے اس کے علاوہ سمندر میں ایک اور قسم کی حرکت بھی پائی جاتی ہے جو عمودی (کھڑی) سمت میں ہوتی ہے۔ یہ حرکت گرم ہلکے پانی کے اوپر ابھرنے اور سرد بھاری پانی کے نیچے اترنے سے پیدا ہوتی ہے قطبین کا سرد پانی بھاری ہونے کی وجہ سے پیندے کی جانب سیدھا اترتا اور پھر پیندے کے ساتھ رینگنے لگتا ہے۔ اس کے برعکس منطقہ حارہ کا گرم پانی رفتہ رفتہ سطح پر قطبین کی جانب بڑھتا ہے۔ اس کی جگہ لینے کے لئے نیچے کا پانی عمودی سمت میں اوپر کو ابھرتا اور خلا کو پُر کر دیتا ہے۔ اس طرح درجہ حرارت کے فرق کے باعث بھی ایک دَور جاری رہتا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر ہواؤں کا سلسلہ نہ ہوتا تب بھی پانی کے اندر گردش رہتی۔

اس کے علاوہ جس مقام پر دو سمندری روئیں باہم ملتی ہیں وہاں پانی نیچے کی طرف جاتا ہے۔ اور جہاں جہاں دو روئیں جدا ہوتی ہیں۔ وہاں پانی اوپر کو ابھرتا ہے جب پانی کا بہاؤ نیچے کی طرف ہوتا ہے تو اس سے یہ فائدہ ہوتا ہے کہ نچلے طبقے بلکہ پیندے تک آکسیجن کی ضروری مقدار پانی میں حل ہو کر پہنچ جاتی ہے اور انتہائی گہرائی میں رہنے والے جانور بھی اس سے مستفیض ہوتے ہیں۔ اس کے برعکس جو پانی پیندے سے اوپر کو ابھرتا ہے وہ اپنے ساتھ فاسفورس اور نائٹروجن کے ایسے مرکبات لے آتا ہے جو سمندر کے پیندے پر بڑی مقدار میں جمع رہتے ہیں یہ مرکبات سطح پر رہنے والے جانوروں [illegible] مقدار میں اضافہ ہوتا ہے۔ ذالک تقدیر العزیز الحکیم

نچلے پانی کے ابھرنے کا ایک سبب یہ بھی ہوتا ہے کہ ان مقامات پر جہاں ساحلی ہوائیں خشکی کی طرف سے سمندر کی طرف چلتی ہیں۔ وہ سطح کے پانی کو ساحل سے پرے کھلے سمندروں کی طرف دھکیل دیتی ہیں۔ اس پانی کے ہٹنے سے بھی خلا پیدا ہوتا ہے۔ جس کو پُر کرنے کے لئے گہرا سرد پانی اوپر کو ابھرتا ہے اور اپنے ساتھ ایسے مرکبات لے آتا ہے جو غذاؤں کے پیدا کرنے میں بےحد ممد ثابت ہوتے ہیں۔ یہ صورت حال موسم گرما میں شمالی کیلیفورنیا، مراکو پیرو اور جنوب مغربی افریقہ کے قریب واقع ہوتی ہے۔ یہی وہ مقامات ہیں جہاں مچھلیاں کثرت سے جمع ہوتی ہیں اور وہ بہت عمدہ شکارگاہیں ہیں۔ اس قسم کے ابھار کی سب سے عمدہ مثال وہ پانی ہے جو جنوبی امریکہ کے جنوب مغربی کونے پر سمندر کی گہرائیوں سے ابل کر اوپر آتا ہے۔ اس میں غذائی مرکبات کی کثرت کی وجہ سے جل جر (Zooplankton) اور نباتی جل جر (Phytoplankton) بڑی مقدار میں پیدا ہوتے ہیں۔ ان غذاؤں سے استفادہ کرنے کے لئے چھوٹی بڑی ہر قسم کی مچھلیاں اس جگہ بکثرت جمع ہوتی ہیں۔ اس وجہ سے اس علاقے میں دنیا کے تمام سمندروں میں سے سب سے زیادہ مچھلی پکڑی جاتی ہے۔ پھر لاکھوں لاکھ مچھلی خور پرندے مثلاً کارمورینٹ پیلیکن اور قلمار سمندر کی سطح پر غول در غول چھائے رہتے ہیں۔ اندازہ لگایا گیا ہے کہ ہر سال یہ پرندے ۲۵ لاکھ ٹن سے زیادہ مچھلی کھا جاتے ہیں۔ جو دنیا بھر میں پکڑی جانے والی مچھلی کے دس فیصد کے قریب ہے۔

## تکدری روئیں

مندرجہ بالا روؤں سے بالکل مختلف ایک اور قسم کی رَو ہوتی ہے۔ جسے تکدری رَو کہتے ہیں۔ یہ روئیں بری ڈھلوانوں پر پیدا ہوتی ہیں۔ جب ساحلوں سے آنے والے خشکی مادے یہاں بڑی مقدار جمع ہو جاتے ہیں تو ایک وقت ایسا آتا ہے جب وہ اچانک ڈھلوانوں کی طرف بڑے زور سے ڈھلک جاتے ہیں۔ جیسے بعض دفعہ پتھر پہاڑوں کی چوٹیوں سے لڑھک کر نیچے چلے جاتے ہیں۔ ایسی صورت میں وہ سمندر کے پیندے کے ساتھ کیچڑ کہ ایک تیز رَو کی شکل میں پھیلتے چلے جاتے ہیں۔ یہ عمل عموماً زلزلوں کی وجہ سے شروع ہوتا ہے اور چونکہ گرنے والے مادے کی کثافت پانی کے مقابلہ میں زیادہ ہوتی ہے۔ اس لئے وہ پیندے کے ساتھ ساتھ ہی رہتا ہے اور اوپر کو کم ابھرتا ہے۔ انہیں روؤں کی وجہ سے خشکی سے ہزاروں میل دور کھلے سمندروں کے پیندے پر ایسا مواد پہنچ جاتا ہے جو براعظموں سے تعلق رکھتا ہے۔ ان روؤں کو تسلیم کئے بغیر یہ بات سمجھ میں نہیں آتی۔ کہ سمندر کے عین وسط میں ریت وغیرہ قسم کی اشیاء کہاں سے آجاتی ہیں۔ پہلے تو صرف ماہرین طبقات الارض ہی ان روؤں کو تسلیم کرتے تھے۔ اور باقی لوگ اس کو تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں تھے۔ لیکن ۱۹۵۲ء میں یہ چیز بالکل واضح ہو گئی۔ ہوا یہ کہ ۱۹۲۹ء میں ایک زلزلہ آیا تھا جس کے بعد بحر اوقیانوس کے [illegible] (Grand Banks) کے قریب ٹوٹے ہوئے پائے گئے۔ اس وقت تو کسی کی سمجھ میں نہیں آتا تھا کہ ایسا کیوں ہوا۔ البتہ زلزلہ کا وقت اور تاروں کے ٹوٹنے کا وقت ریکارڈ کر لیا گیا۔ ۱۹۵۲ء میں سائنسدانوں نے بتلایا کہ زلزلہ کی وجہ سے سمندر کے پیندے پر ایک تکدری رَو پیدا ہوئی تھی جو ساٹھ میل فی گھنٹہ کی رفتار سے آگے بڑھنے لگی۔ جب یہ رَو گرینڈ بنکس پہنچی تو اس کے دباؤ سے تار ٹوٹ گئے۔ اس نظریہ کا مزید ثبوت اس طرح مہیا ہوا کہ ۱۹۵۴ء میں آرلینز ویلے (Orleansville) میں جب زلزلہ آیا تو اس کی وجہ سے بھی سمندری ٹیلیگراف کے تار اسی طرح ٹوٹ گئے تھے۔ اس حادثہ سے معلوم ہوا کہ بری ڈھلوانوں پر جمع شدہ رسوبی مادے ۴۵ میل فی گھنٹہ کی رفتار سے نیچے کی طرف منتقل ہوئے۔

سمندر کی زندگی میں روئیں بڑا اہم کردار ادا کرتی ہیں۔ یہ حرکت اور زندگی کی آئینہ دار ہیں۔ ان کی غیر موجودگی سڑاند اور موت کو ظاہر کرتی ہے۔ کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے کہ ؎

بو فساد کی آتی ہے بند پانی میں

ہمارا ہر روز کا مشاہدہ ہے کہ تالابوں کے بند پانی میں اکثر سبز کائی جمع ہو جاتی ہے۔ اور کچھ عرصہ بعد اس پانی میں تعفن پیدا ہو جاتا ہے۔ بدبودار گیسیں اس میں سے نکلنے لگتی ہیں۔ اگر سمندروں میں حرکت نہ ہوتی تو وہاں بھی یہی کیفیت پیدا ہوتی۔ بحری روئیں سمندری پانی کو پاک اور صاف رکھتی ہیں اور اس کو سڑنے سے بچاتی ہیں۔ اس کے علاوہ یہ روئیں بحیثیت مجموعی سارے کرۂ ارض کی زندگی کے لئے بڑی اہمیت رکھتی ہیں۔ ان کی پیدائش کے اسباب اور ان کے قیام کی پیچیدگیوں کو حل کر کے ہم موسموں کے تغیرات کے بارے میں بہت کچھ مفید باتیں سیکھ سکتے ہیں۔

---

## متکبر سے زیادہ کوئی بت پرست نہیں

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"اللہ تعالےٰ بہتر جانتا ہے کہ میں اپنے نفس کو دوسروں پر ذرا بھی ترجیح نہیں دیتا۔ میرے نزدیک متکبر سے زیادہ کوئی بت پرست اور خبیث نہیں۔ متکبر کسی خدا کی پرستش نہیں کرتا بلکہ وہ اپنی پرستش کرتا ہے۔"

(ملفوظات جلد دوم ص[illegible])

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# میرے پیارے مرحوم بھائی

# نواب محمد احمد خان صاحبؓ

(محترم سید محمد احمد صاحب۔ منڈی بہاء الدین)

یوں تو میں اپنی پھوپھی زاد بہن نواب مبارکہ بیگمؓ کے قریباً سب بچوں سے کسی نہ کسی رنگ میں متاثر ہوا ہوں مگر جو گہرا اثر مجھ پر پیارے بھائی محمد احمد خانؓ نے چھوڑا ہے۔ وہ اپنے لحاظ سے بالکل نرالا ہے۔ اگرچہ عمر میں وہ مجھ سے ۵ سال بڑے تھے مگر ہم عمروں کی طرح بے تکلف رہے۔ میں نے انہیں بہت ہی قریب سے دیکھا اور پرکھا اور انہیں ہمیشہ ہی ایک انتہائی سادگی پسند صحیح معنوں میں متقی۔ صالح۔ مسکین طبیعت اور بے نفس انسان پایا۔ ایسا شخص جس کا دل ہمیشہ شیشے کی طرح صاف اور اللہ اور رسولؐ کی محبت اور انسانی ہمدردی سے ہمیشہ بھرا رہتا تھا ایک معجزہ ہے۔ کہ وہ بچہ جو چاندی کا چمچہ منہ میں لے کر پیدا ہوا تھا اور لاڈ پیار اور نعمتوں میں پلا وہ اس قدر سادگی پسند ہو۔ کوئی تکبر نفس پسندی یا غرور ان میں موجود نہیں تھا۔ انسانیت ان میں بھری ہوئی تھی۔ ملک و قوم کی محبت سے وہ سرشار تھے۔ اس چھوٹے سے مضمون میں ان کی خوبیوں کا احاطہ کرنا بہت مشکل ہے۔

دماغی صلاحیتیں اللہ تعالیٰ نے انہیں بے حساب عطا کی تھیں۔ اگرچہ باقاعدہ مدرسے میں داخل ہو کر تعلیم زیادہ حاصل نہ کی تھی۔ لیکن بچپن میں اتالیقوں سے گھر میں دینی اور دنیوی تعلیم بہت دل لگا کر حاصل کرتے رہے۔ شاید ۱۹ سال کی عمر میں میٹرک پرائیویٹ طور پر پاس کیا۔ گورنمنٹ کالج میں داخلہ لیا۔ کالج میں طبیعات (Physics) کی طرف اتنے مائل ہو گئے۔ اور اس میں اتنی دلچسپی لینے لگ گئے۔ کہ باقی مضمون چوپٹ ہو گئے۔ اس لئے گریجوایشن کی تکمیل نہ کر سکے مگر تکنیکی رجحان قدرت نے بے انتہا عطا کیا تھا۔ اس کے ساتھ بلا کی کامن سنس (Common Sense) جس کی وجہ سے مشکل سے مشکل بات کو بڑے بڑے پڑھے لکھوں سے جلدی اور آسانی سے سمجھ لیتے تھے۔ خود تجربہ کرنے کے عادی تھے۔ اور اس کے بغیر انہیں تسلی نہ ہوتی تھی۔ مطالعہ سرسری سا کرتے تھے۔ اور سرسری مطالعہ میں ہی بات سمجھ جانے کی اہلیت گہرا مطالعہ کرنے والوں سے زیادہ تھی۔ دنیا کی ہر ایجاد اور تکنیکی نئے رجحانات کا ان کو علم ہوتا۔ ان کا خاص رجحان "بجلی کی دنیا" اور "دوائیوں کی دنیا" کی طرف تھا۔ بجلی کی انجنیئرنگ ہو یا دوائیوں کے متعلق کوئی بات وہ گھنٹوں اس کے متعلق بات کر سکتے تھے۔

شاید ان کی عمر ۲۵ سال سے کم تھی جب قادیان میں انہوں نے بجلی کے سامان بنانے کا کارخانہ میک ورکس (Mac Works) قائم کیا چند سالوں میں ہی یہ کارخانہ ان کی قابلیت اور قیادت میں ملک کا نامور ادارہ بن گیا اس زمانے کے حالات میں ایسی مشکل لائن میں پڑ کر اسے اتنا کامیاب بنا دینا صرف ان کی عالی ہمتی اور اعلےٰ دماغ کا کام تھا پارٹیشن ہوئی اور باقی دنیا کی طرح وہ بھی اجڑ گئے۔ افسوس ہے کہ تقسیم کے بعد وہ اپنی بعض مجبوریوں کی وجہ سے اس ادارہ کو باوجود خواہش رکھنے کے) دوبارہ چالو نہ کر سکے۔ اس کا ہمیشہ انہیں بھی افسوس رہا۔ اور ہمیں بھی) میں یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ اگر وہ ایسا کر لیتے تو شاید ان کا یہ ادارہ ملک پاکستان کا عظیم تر بجلی کے سامان بنانے کا کمپلیکس ہوتا جو لوگ میک ورکس سے وابستہ رہے ہیں وہ بتاتے ہیں کہ بھائی محمد احمد صرف تکنیکی لائن کے ہی ماہر نہ تھے انتظامی مارکیٹنگ اور خصوصاً صنعتی تعلقات کے بھی بہت ماہر تھے۔ انہیں اپنے ماتحتوں ملازمین اور اراکین کی قابلیتوں کو اجاگر کرنے کے بے شمار گر آتے تھے۔

اور وہ اس کام میں خاص مہارت رکھتے تھے۔ جو بھی ان کے حلقہ اثر میں ایک دفعہ آیا۔ وہ پھر انہیں چھوڑ نہ سکا۔ صدیقی صاحب۔ عزیزہ صاحبہ کتنے نام ہی لکھ دوں کم رہیں گے۔ موجد ایسے اعلےٰ درجہ کے تھے کہ اگر امریکہ میں ہوتے تو ایڈیسن کے ہم پلہ کہلاتے۔ مگر افسوس کہ یہاں ان کی قدر نہ ہوئی۔ ان کی مہارت کا یہ عالم تھا کہ اگر کسی نے انڈسٹری لگانی ہو تو ان سے مشورہ۔ زمین خریدنی ہو تو ان سے مشورہ۔ امپورٹ ایکسپورٹ کرنی ہو تو ان سے مشورہ۔ ٹیوب ویل لگانا ہو تو ان سے مشورہ۔ رشتہ کرنا ہو تو ان سے مشورہ۔ کار خریدنی ہو تو ان سے مشورہ۔ اپریشن کرانا ہو تو ان سے مشورہ زیور بنانا ہو تو ان سے مشورہ۔ اور وہ ہیں کہ ہر شخص کو صحیح مشورہ دینے اور بلا معاوضہ خدمت کرنے کے لئے ہر وقت تیار ہیں۔ وہ ایک چلتے پھرتے کنسلٹنٹ (Consultant) تھے۔ جن سے قریباً ہر بات میں مشورہ کرنے فائدہ رہتا تھا۔ بڑے بڑے ایکسپرٹ آپ کے سامنے دنگ رہ جاتے تھے۔ بات ہمیشہ سکہ بند کرتے تھے۔ مگر باوجود اتنی عقل سمجھ، فراست اور قابلیت کے وہ مکمل طور پر فقیر خصلت انسان تھے۔ دنیا میں رہتے ہوئے خود ذاتی طور پر دنیا کی رنگینیوں سے نفرت کرتے تھے۔ کپڑے پہننے میں بہت لاپرواہ تھے۔ سویٹر اور کوٹ کے بٹن اوپر نیچے لگے ہوتا۔ پھٹا کپڑا یا پیوند لگا ہوا کپڑا پہننا ان کے لئے عام تھا۔

جسمانی طور پر نحیف اور کمزور تھے۔ مگر اخلاقی طور پر بہت بہادر تھے۔ ہر بحران (Crisis) کا بہت دلیری اور بہادری سے سامنا کرتے۔ سخت حالات کا مقابلہ کرنا انہیں آتا تھا۔ یہ دلیری ہی تھی کہ جیب میں صرف ۵۰۰ روپے تھے۔ اور سنہ ۱۹۳۵ء میں بجلی کا کارخانہ قائم کر لیا۔ اور اسی طرح ربوہ میں پہلا پکا مکان انہوں نے ہی تعمیر کیا۔ اور اس طرح باقی لوگوں کے لئے مثال بن گئے۔

عشق الٰہی۔ عشق رسولؐ۔ عشق مسیح موعودؑ۔ عشق خلافت۔ اس کے متعلق جتنا کہا جائے کم ہوگا۔ یوں لگتا تھا کہ محبت کے میدان کا یہ شاہسوار ہے۔ میدانِ عشق کے ایسے ایسے مقامات سے وہ باخبر تھے۔ کہ صرف ذاتی تجربہ رکھنے والا ہی ان مقامات کی نشاندہی کر سکتا ہے۔ عشق الٰہی کا آغاز نوجوانی میں ہی ہوا۔ اور پھر اس دائرہ میں ایسے داخل ہوئے کہ فنا ہو گئے۔ دعا اور وظیفہ اتنا کرتے تھے کہ محسوس ہوتا تھا کہ دعا کی ایک فیکٹری ہے جس میں سے ہر وقت بھاپ نکل رہی ہے۔ میں نے اتنی دعا اور وظیفہ کرتے بہت کم لوگ دیکھے ہیں۔ اور پھر دعا کی قبولیت پر اتنا یقین۔ کیسی ہی مشکل ہو بظاہر ناممکن ہو مگر وہ دعا اور صرف دعا پر انحصار کرتے اور دعا ہی میں لگے رہتے۔ انہیں اللہ تعالیٰ سے ایک خاص تعلق تھا۔ جو قریب رہنے والے کو صاف نظر آتا تھا۔ میں نے انہیں مختلف اور کئی بار بحرانوں میں دیکھا ہے وہ اپنی ڈھال صرف دعا کو بناتے تھے۔ مگر اس کا یہ مطلب نہیں کہ قانونِ قدرت کے تقاضوں کو وہ پورا نہیں کرتے تھے۔ ہر کام میں اور ہر مشکل میں قانونِ قدرت کے تقاضوں کو وہ بھرپور کوشش اور عمل سے پورا کرتے یا کرنے کی کوشش کرتے۔ اور ایسا کرنے کے بعد وہ دعا کا سہارا لیتے مگر انحصار صرف دعا پر کرتے۔ صاحب کشف و رؤیا تھے۔

انتظامی سوجھ بوجھ بہت تھی حساب کتاب رکھنے میں یکتا۔ ہر حساب کا الگ کھاتہ ہوتا۔ پرانے پرانے حسابات انہیں زبانی یاد ہوتے ہر رسید اور کاغذ اور یادداشت سنبھال کر رکھتے۔ فائلیں مکمل رکھتے۔ ڈائری میں نسخے وغیرہ لکھ کر رکھتے نوٹ لکھتے خط بہت لکھتے تھے۔ اور ہر چیز اور کام کے دل لگن کے ساتھ پیچھے لگے رہتے اور خوش اسلوبی سے اختتام تک پہنچاتے۔ ہینڈ رائٹنگ بہت ہی اچھا تھا۔ ڈرافٹنگ اچھی کرتے تھے سلیس اور سادہ زبان لکھتے تھے۔ اگرچہ آخری چند سالوں میں دو انگلیاں اکڑ جانے کی وجہ سے) لکھائی میں تھرتھراہٹ آگئی تھی۔ تکلفات سے شدید نفرت کرتے۔ یہ وہی جذبہ تھا جو ان کے والد بزرگوار کو مالیر کوٹلہ سے کھینچ کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قدموں میں قادیان لے آیا تھا۔ حضرت نواب صاحب کی طرح بلکہ (کچھ زیادہ) وہ رسومات۔ تکلفات وغیرہ سے متنفر تھے اور اپنے قول و عمل سے اس بات کو ہمیشہ ساری عمر ثابت کر کے دکھا دیا۔ میں نے ان سے زیادہ سادگی پسند اور فقیرانہ طبیعت کا آدمی کم دیکھا ہے۔ اگر مجبوری سے کسی موقعہ پر تکلفات میں گھر جاتے تو بہت گھبرا لیتے تھے۔

زبان اللہ تعالیٰ نے ایسی عطا کی تھی کہ اگر وکیل بنتے تو چوٹی کے وکیل ہوتے۔ مشکل سے مشکل بات کو اس ڈھنگ میں بیان کرتے کہ سننے والا دنگ رہ جاتا۔ مضمون خواہ ٹیکنیکل ہو یا فنی بات سمجھانے کا طریقہ عجیب ہوتا تھا۔ کبھی کبھار مزاحیہ رنگ بھی اختیار کر لیتے۔ ان کی گفتگو بااثر اور دلچسپ ہوتی تھی۔ جوانی اور ادھیڑ عمر میں آواز بارعب تھی۔ مگر آخری عمر میں کمزور ہو گئی تھی۔ آخری چند سالوں میں بات کو دہرانے بھی لگ گئے تھے۔ شاید صحت کی کمزوری کی وجہ سے۔ تحریر بھی بہت بااثر ہوتی تھی۔ تاکیدی جملے بہت استعمال کرتے تھے۔ کوئی زائد یا گول مول بات نہ لکھتے۔ لکھنے کا انداز اپنی والدہ نواب مبارکہ بیگمؓ سے بہت ملتا تھا۔ خط دلچسپ ہوتا تھا اور بااثر۔ خط اکثر رجسٹری کرتے تھے۔ کہ کہیں گم نہ ہو جاوے۔ (باقی)

تاریخ احمدیت کا ایک ورق

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آج سے ۳۶ سال پہلے ۳ دسمبر ۱۹۴۳ء

# حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضؓ کے ارشاد پر افتاء کمیٹی کا قیام

## حضرت مولانا سیّد محمد سرور شاہ صاحب پہلے مفتیٔ سلسلہ مقرر کئے گئے

فقہ اسلامی پر یکجائی رنگ میں غور کرنا اور روزمرہ کے اہم مسائل پر فتویٰ جاری کرنا مسلمانوں کی رہنمائی کے لئے بڑی ضروری چیز ہے۔ چنانچہ ۱۹۴۳ء کے آخری ماہ دسمبر میں حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے ارشاد کے تحت فقہ اسلامی کے مختلف مسائل پر غور و فکر کرنے کے لئے نظارت تعلیم و تربیت کی درخواست پر "افتاء کمیٹی" کے نام سے ایک نیا ادارہ معرض وجود میں آیا۔ تاریخ احمدیت جلد نہم کے صفحہ ۴۵۴ پر اس کی تفاصیل درج کرتے ہوئے آج سے ۳۶ سال پہلے آج ہی کے دن ۳ دسمبر ۱۹۴۳ء کے صفحہ ۲، کالم ۲ کا حوالہ دیتے ہوئے بتایا گیا ہے کہ حضور رضی اللہ عنہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جلیل القدر صحابی اور سلسلہ احمدیہ کے جیّد عالم حضرت مولانا سیّد محمد سرور شاہ صاحب رضی اللہ عنہ کو مفتیٔ سلسلہ مقرر فرمایا اور ان کے علاوہ دو اور بزرگوں حضرت میر محمد اسحاق صاحبؓ ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ اور حضرت مولانا ابو العطاء صاحب جالندھری مرحوم و مغفور کو افتاء کمیٹی کے اراکین مقرر فرمایا۔

مدرسہ احمدیہ کے ہیڈ ماسٹر حضرت میر محمد اسحٰق صاحب رضی اللہ عنہ اگلے سال ۱۷ امان / مارچ ۱۳۲۳ ہجری شمسی مطابق ۱۹۴۴ء کو انتقال فرما گئے۔ انا للّٰہ و انا الیہ راجعون۔ جس پر حضور رضی اللہ عنہ نے ممبران افتاء کمیٹی میں حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی رضی اللہ عنہ اور محترم مولانا عبد الرحمٰن صاحب فاضل کے اسماء گرامی کا اضافہ فرمایا۔ اس کمیٹی کے صدر حضرت مولانا سیّد محمد سرور شاہ صاحب رضی اللہ عنہ اور سیکرٹری حضرت مولانا ابو العطاء صاحب مرحوم و مغفور مقرر کئے گئے۔

سلسلہ احمدیہ کے پہلے مفتی حضرت مولانا سیّد محمد سرور شاہ صاحب قریباً ساڑھے تین سال تک اپنے فرائض نہایت خوش اسلوبی سے ادا کرتے رہے اور فقہ اسلامی کے بارے میں پیش آمدہ متعدد اہم موضوعات کے بارہ میں انہوں نے احباب سلسلہ عالیہ احمدیہ کی گرانقدر رہنمائی فرمائی اور مفتیٔ سلسلہ کے طور پر نہایت کارآمد اور مفید وجود ثابت ہوئے۔ ۳ احسان / جون ۱۹۴۷ء کو حضرت مولانا سید محمد سرور شاہ صاحب کا وصال ہوگیا اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے حکم کے ماتحت سلسلہ احمدیہ کے ایک اور درخشندہ گوہر اور نامور عالم دین محترم مولانا ملک سیف الرحمٰن صاحب واقف زندگی تحریک جدید کو اس اہم اور نازک منصب کی ذمہ داریوں کا بارِ گراں سونپ دیا گیا اور یوں محترم ملک صاحب سلسلہ عالیہ احمدیہ کے دوسرے مفتی قرار پائے اور آج تک محترم ملک صاحب موصوف یہ خدمات نہایت احسن طریقے سے بجا لا رہے ہیں۔

### مجلس افتاء کا قیام

محترم ملک سیف الرحمٰن صاحب مفتی سلسلہ احمدیہ کی رپورٹ پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے نومبر ۱۹۴۸ء میں افتاء کمیٹی کا از سرِ نو قیام مجلس افتاء کے نام سے فرمایا جس کے ابتدائی فرائض و قواعد یہ طے پائے۔

۱۔ فتویٰ کی غرض سے دفتر افتاء میں آمدہ اہم مسائل کے بارے میں مفتی سلسلہ عالیہ احمدیہ کو مشورہ دینا۔

۲۔ فقہ اسلامیہ کے اہم اختلافی مسائل کے متعلق آئمہ فقہ کی آراء اور ان کے دلائل سے واقفیت حاصل کرنا۔ اس سلسلہ میں ہر ممبر کے لئے ضروری ہوگا کہ وہ اپنے مطالعہ کے نتائج سے اور اس بارہ میں اپنی ذاتی رائے سے دفتر افتاء کو وقتاً فوقتاً مطلع کرتا رہے۔

۳۔ سیاسی تمدّن اور تاریخی حالات کی روشنی میں "علم الخلاف" کا خصوصی مطالعہ۔

۴۔ دفتر افتاء کے لئے ضروری ہوگا کہ وہ ہر اہم فتویٰ کے متعلق مجلس کے کم از کم تین ممبران کا مشورہ حاصل کرے لیکن مفتیٔ سلسلہ اس مشورہ کو قبول کرنے پر مجبور نہیں ہوں گے البتہ اگر مجلس کے تمام ممبران متفق الرائے ہوں اور مفتی سلسلہ کو پھر بھی اس سے اختلاف ہو تو اس صورت میں دفتر افتاء پر واجب ہوگا کہ وہ تمام حالات حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمتِ اقدس میں تحریر کر کے اس کے متعلق آخری فیصلہ حاصل کرے۔

اس موقع پر حضرت سیدنا المصلح الموعود رضی اللہ عنہ نے مجلس افتاء کے اوّلین ارکان کے طور پر مندرجہ ذیل علمائے سلسلہ کو مقرر فرمایا:

۱۔ مولانا جلال الدین صاحب شمس ناظر تالیف و تصنیف۔

۲۔ مولانا ابو العطاء صاحب جالندھری پرنسپل جامعہ احمدیہ احمد نگر۔

۳۔ مولوی ابو المنیر نور الحق صاحب واقفِ زندگی تحریکِ جدید۔

۴۔ مولوی محمد احمد صاحب ثاقب واقفِ زندگی تحریکِ جدید۔

۵۔ مولوی خورشید احمد صاحب واقفِ زندگی تحریکِ جدید۔

۶۔ مولوی محمد احمد صاحب جلیل واقفِ زندگی تحریکِ جدید۔

مفتیٔ سلسلہ محترم مولانا ملک سیف الرحمٰن صاحب آج کل جامعہ احمدیہ کے پرنسپل کے عہدہ پر بھی فائز ہیں اور اپنی ہر دو ذمہ داریاں نہایت اخلاص اور وفا کے ساتھ ادا کر رہے ہیں اور متعدد اہم امور کے بارے میں فقہ اسلامی کی روشنی میں فتاویٰ جاری کر چکے ہیں۔ ان سطور کی تحریر کے وقت ان کو مفتی سلسلہ کے عہدہ پر فائز ہوئے ۳۲ سال کا طویل عرصہ گزر چکا ہے۔

---

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ آپ کی صحت اور عمر میں برکت دے اور ان کو جماعت احمدیہ کی بیش از بیش خدمات کی توفیق ملے۔ آمین

### احمدیت کے شیر

سلسلہ احمدیہ کے پہلے مفتی حضرت مولانا سیّد محمد سرور شاہ صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کبار صحابہ میں سے تھے۔ ان کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے "اعجاز احمدی" میں غضنفر "شیر" کے لقب سے ملقّب فرمایا تھا آپ حضرت سید عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد میں سے تھے۔

آپ ۱۸۵۵ء کے لگ بھگ موضع گھنڈی ضلع مظفر آباد (یو۔پی) میں پیدا ہوئے۔ اعلیٰ تعلیم مشہور دینی درسگاہ دیوبند سے حاصل کی۔ حضرت مولانا سرور شاہ صاحب کا نہایت اہم کارنامہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دَور میں مباحثۂ مدّ ہے۔ اس کے علاوہ آپ نے خلافتِ اُولیٰ کے دَور میں مدرس اور پروفیسر کے فرائض انجام دیئے اور خلافتِ ثانیہ میں سیکرٹری بہشتی مقبرہ، ناظم جلسہ اندرون شہر، افسر بیت المال، افسر مساجد مرکزیہ، پرنسپل جامعہ احمدیہ وغیرہ کے علاوہ متعدد محکموں میں نہایت نمایاں اور گراں قدر خدمات انجام دیں۔ آپ نے جس وقت بیعت کی اس وقت آپ کو ایبٹ آباد کی ایک مسجد میں پچیس روپے اور کھانا بطور معاوضہ ملتا تھا۔ بعد ازاں آپ پشاور آگئے اور مشن کالج میں پروفیسر ہو گئے جہاں پر آپ کو ایک صد اسی روپیہ ماہوار ملتے تھے۔ یہ ۱۹۰۰ء / ۱۹۰۱ء کی بات ہے اور اس وقت کے لحاظ سے یہ ایک شاہانہ تنخواہ سمجھی جاتی تھی مگر آپ زندگی وقف کر کے قادیان آگئے اور ساری زندگی پندرہ بیس روپیہ ماہوار پر گزار دی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے آپ کے وصال پر آپ کے بارے میں طویل خطبہ ارشاد فرمایا۔ جس میں سے جگہ کی قلّت کی وجہ سے صرف چند لائنیں پیشِ خدمت ہیں۔

حضور رضی اللہ عنہ نے فرمایا:-

"ان میں محنت کی اتنی عادت تھی کہ میں نے جماعت کے اَور کسی شخص میں نہیں دیکھی۔ اگر مجھے کسی کی محنت پر رشک آتا تھا تو وہ مولوی صاحب ہی تھے۔"

(تاریخ احمدیت جلد دہم صفحہ ۶۹۳)

(مرتّب:- یوسف سہیل شوق۔ ربوہ)

# مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ کے سالانہ اجتماع ۱۹۷۹ء کی مختصر روداد

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مرسلہ: مجلس انصار اللہ مرکزیہ - ربوہ

## پہلا دِن

### افتتاحی اجلاس

مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ کے زیرِ اہتمام ۲۲واں سالانہ اجتماع ۲۶-۲۷-۲۸ر اکتوبر ۱۹۷۹ء کو مرکزِ سلسلہ میں منعقد ہوا۔ اجتماع کے پہلے دن ۵۹۶ مجالس انصار اللہ کے ۱۰۱۷ نمائندگان اور ۲۳۰۰ اراکین نے شمولیت کی ۱۲۶۷ زائرین ان کے علاوہ ہیں۔ پہلے دن اجتماع میں شامل ہونے والی مجالس کی تعداد میں پچھلے سال کی نسبت ۱۰۹ کا اضافہ ہوا۔ چونکہ لاؤڈ سپیکر استعمال کرنے کی اجازت نہ تھی اس لئے آواز کو دُور دُور تک بیٹھے ہوئے سامعین تک پہنچانے کے لئے بعض بلند آواز احباب کو مقرر کیا گیا تھا۔

افتتاحی اجلاس کی کارروائی ۲½ بجے بعد دوپہر شروع ہوئی۔ مکرم حافظ مسعود احمد صاحب سرگودہا نے قرآن کریم کی تلاوت کی اس کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اقتداء میں اجتماعی دعا اور تجدید عہد کے بعد حضور نے انصار اللہ سے مختصر خطاب فرمایا۔ حضور کے افتتاحی خطاب کو (RELAY) بلند آواز میں دوہرانے کا شرف مکرم عبد العزیز صاحب ونیس سابق مبلغ سیرالیون حال مربی سلسلہ ضلع لاہور کو حاصل ہوا۔

### ورزشی و تفریحی مقابلے

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے افتتاحی خطاب کے بعد (جس کا خلاصہ الفضل ۲۷ر اکتوبر میں شائع ہو چکا ہے) حسب پروگرام ورزشی و تفریحی مقابلے ہوئے یہ مقابلے افسر صاحب جلسہ سالانہ کے دفتر کے احاطہ میں ایک گھنٹے تک جاری رہے۔ اسی روز رسّہ کشی اور والی بال کے سیمی فائنل کے مقابلے ہوئے۔ رسّہ کشی کا مقابلہ انصار اللہ ربوہ اور پنجاب کی مجالس کی ٹیموں کے درمیان اور کراچی و سرحد اور سندھ و بلوچستان کی مجالس کے درمیان ہوا۔ اول الذکر مقابلہ میں پنجاب کی ٹیم اور ثانی الذکر مقابلہ میں کراچی اور سرحد کی مجالس کی ٹیم اوّل قرار پائیں۔ اسی طرح والی بال کا مقابلہ انصار اللہ ربوہ اور پنجاب کی ٹیموں کے درمیان اور کراچی و سرحد کی ٹیم کا سندھ و بلوچستان کی ٹیم کے درمیان ہوا جس میں اوّل الذکر مقابلہ میں اوّل ربوہ اور ثانی الذکر مقابلہ میں کراچی و سرحد کی ٹیم اوّل قرار پائی۔

### اجلاس دوم

ورزشی اور تفریحی مقابلہ جات کے معاً بعد نماز مغرب و عشاء ادا کی گئی اور پھر کھانے کے وقفہ کے بعد ساڑھے سات بجے شب مکرم چوہدری احمد دین صاحب ناظم اعلیٰ مجلس انصار اللہ فیصل آباد کی صدارت میں دوسرا اجلاس منعقد ہوا۔ اجلاس کی کارروائی تلاوت قرآن پاک سے شروع ہوئی جو مکرم حافظ بشیر الدین عبید اللہ صاحب نے کی۔ تلاوت کے بعد مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب قائد تحریک جدید انصار اللہ مرکزیہ نے دُرِّثمین سے فضائل قرآن مجید سے متعلق اشعار خوش الحانی سے پڑھ کر سنائے۔

### تبلیغِ حق انبیاء کی سُنّت ہے

نظم خوانی کے بعد مکرم مولانا عبد المالک خان صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے قرآن کریم کا درس دیا۔ آپ نے آیہ کریمہ یٰۤاَیُّھَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَیْکَ مِنْ رَّبِّکَ الخ کی روشنی میں تبلیغ ہدایت اور اس کی اہمیت کو واضح کرتے ہوئے فرضِ تبلیغ سے عہدہ برآ ہونے کی طرف توجہ دلائی۔ آپ نے فرمایا بانی اسلام حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے ماننے والوں کو تبلیغِ اسلام کا حکم دیا گیا ہے پس تبلیغ کا جو طریق عمل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا تھا وہی ہر مسلمان کو اختیار کرنا ضروری ہے۔ آپ کے اُسوۂ حسنہ کی پیروی میں ہم سب کا یہ فرض ہے کہ ہم دوسروں کے لئے نیک نمونہ بنیں۔ ہمارے وعظ و نصیحت کا رنگ عمدہ اور پُر حکمت ہو۔ گفتار میں نرمی ہو۔ دل میں بنی نوع انسان کی سچی خیر خواہی اور دل سوزی ہو۔ غرض مخلوقِ خدا کی رُشد و اصلاح اور نورِ اسلام سے انہیں منوّر کرنے کے لئے بار بار اور استقلال کے ساتھ تبلیغ کرنا ایک ایسا فریضہ ہے جس کی ادائیگی الٰہی جماعتوں کی اوّلین ذمہ داری ہے۔

### تبلیغی گفتگو اور اس کا انداز

درس قرآن کریم کے بعد مکرم مولانا محمد صادق صاحب سماٹری سابق رئیس التبلیغ انڈونیشیا نے احادیثِ نبویہ کا درس دیا جن میں دعوتِ حق کی اہمیت اور ضرورت کے علاوہ اس فرض کو احسن رنگ میں ادا کرنے کی تلقین کی گئی ہے۔ آپ نے احادیثِ نبویہ کی روشنی میں بتایا کہ دعوت الی الحق کے لئے ایک تو علمِ دین سے پوری پوری واقفیت ہونی چاہیئے دوسرے اس پر خود بھی عمل پیرا ہونا چاہیئے اس حد تک کہ دل ذکرِ الٰہی سے معمور اور چہرے نورِ خدا سے منوّر رہوں۔ تیسرے گفتگو اور تبادلۂ خیالات میں عدل و انصاف کو مدِّنظر رکھنا چاہیئے۔ چوتھے گفتگو میں میانہ روی ہو اور مخاطب کی خشونت و قساوت کی صورت میں حلم و صبر کا دامن ہاتھ سے نہ چھٹنے پائے۔ غرض جب بھی کسی سے تبلیغی گفتگو کا موقع ملے بڑی نرمی اور تحمّل سے بات کی جائے۔ پانچویں جو بات کی جائے وہ موقع اور محل کے مطابق ہو۔ مخاطب کے علم و فضل اور مقام و مرتبہ کو بھی ملحوظ رکھا جائے۔ چھٹے یہ کہ گفتگو میں نصیحت کا رنگ غالب ہو۔ مخلوقِ خدا کی خیر خواہی اور دلجوئی مقصود ہو۔ ساتویں اس حقیقت کو بھی ہمیشہ مدِّنظر رکھنا چاہیئے کہ اِنَّکَ لَا تَھْدِیْ مَنْ اَحْبَبْتَ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ یَھْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ کی رُو سے کسی کو ہدایت دینا یا نہ دینا اللہ تعالیٰ کا کام ہے ہمارا کام تو بس یہی ہے کہ پیغامِ حق کو احسن رنگ میں اور بہتر طریق پر لوگوں تک پہنچا دیں اور دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہدایت بخشے اور قبولِ حق کے لئے سینے کھول دے۔

### مؤثر تبلیغ اور اس کے تقاضے

ازاں بعد مکرم قریشی نور الحق صاحب تنویر استاذ الجامعہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ملفوظات کا درس دیا۔ آپ نے آیہ کریمہ

اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّکَ
بِالْحِکْمَۃِ وَالْمَوْعِظَۃِ
الْحَسَنَۃِ وَجَادِلْھُمْ
بِالَّتِیْ ھِیَ اَحْسَنُ

کی تشریح و تفسیر میں حضرت مسیح پاک علیہ السلام کے بعض ارشادات پڑھے جن کا لُبِّ لباب یہ ہے کہ اسلام کی تبلیغ کو مؤثر اور نتیجہ خیز بنانے کے لئے گفتگو اور تبادلہ خیالات کو ذریعہ بنایا جائے مگر حکیمانہ طریق پر اور ناصحانہ رنگ میں۔ اسلام عالمگیر مذہب ہے۔ اس کی اشاعت و تبلیغ کا راز دلوں کی تسخیر میں مضمر ہے۔ ظاہر ہے کہ یہ کام بار بار کی نصیحت اور پُر حکمت گفتگو اور صبر و تحمل کا متقاضی ہے۔

(باقی)

## میرے نزدیک ہر شخص پر زکوٰۃ فرض ہے

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ نے ۲۴ر دسمبر ۱۹۰۹ء کو خطبہ عید الاضحیٰ ارشاد کرتے ہوئے فرمایا:۔

"بعض لوگ زکوٰۃ کے حکم کی تعمیل میں کمی کرتے ہیں۔ وہ اس بات کی تہہ کو نہیں پہنچتے کہ صلوٰۃ کے ساتھ ہی زکوٰۃ کا ذکر بھی قرآن مجید میں کیوں ہے؟ ... اصل تعظیم لامر اللہ کے ساتھ شفقت علیٰ خلق اللہ بھی ضروری ہے۔ اگر کسی کے پاس نئی جُوتی ہے تو کیا حرج ہے کہ وہ پُرانی جُوتی کسی مسکین کو دیدے۔ یہ کہنا کہ پُرانی کیچڑ کے لئے رکھ لی ہے حد درجہ کی سفیہانہ (احمقانہ) بات ہے ... میرے نزدیک ہر شخص پر زکوٰۃ فرض ہے یہی وجہ ہے کہ قرآن شریف میں نصاب کا ذکر نہیں .... فرض ہر صاحب کو زکوٰۃ دیتے رہنا چاہیئے مگر یہ موقوف ہے توفیق پر جس کا گر دعا ہے ..."

امید کی جاتی ہے کہ احباب جماعت اس اہم فریضہ کی بجا آوری میں تساہل سے کام نہیں لیں گے اور اپنی واجب الادا زکوٰۃ مرکز میں بھجوا کر عند اللہ ماجور ہوں گے۔

(ناظر بیت المال آمد ربوہ)

## دعائے مغفرت

مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب کاٹھ گڑھی ۲۷ نومبر بروز منگل صبح ۷ بجے وفات پا گئے۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

اگلے روز بعد نماز فجر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی۔ موصی ہونے کی وجہ سے تدفین بہشتی مقبرہ میں ہوئی۔ قبر تیار ہونے پر مولوی صدیق احمد صاحب منور مبلغ ماریشس نے دعا کروائی۔

مرحوم بہت سی خوبیوں کے مالک تھے۔ آپ ایک لمبا عرصہ بیمار رہے۔ یہ وقت آپ نے نہایت صبر و تحمل سے گذارا ہمیشہ راضی برضا الٰہی رہے۔ نہایت حوصلہ رکھنے والے شخص تھے۔ پابند صوم و صلوٰۃ تھے اپنی بیماری کے آخری لمحات تک نماز نہیں چھوڑی سلسلہ کا درد رکھنے والے تھے۔ مرحوم نے اپنی اہلیہ کے علاوہ چھ لڑکے اور دو لڑکیاں یادگار چھوڑے ہیں۔ چار بچے زیر تعلیم ہیں۔ آپ کے سب سے چھوٹے لڑکے کی عمر قریباً چار سال ہے۔

دعا ہے اللہ تعالیٰ مرحوم کو مغفرت کی چادر میں لپیٹ کر جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے۔ جملہ پسماندگان کو اس صدمہ کے برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور ان کا حامی و ناصر ہو۔ آمین۔

(مبارک احمد خاں ٹیچر گورنمنٹ ٹی آئی ہائی سکول ربوہ)

## درخواست دعا

(۱) مکرم محمد حسین صاحب حلقہ وسطی (ماڈل ٹاؤن) چند روز سے پیشاب کی بندش کے اپریشن کی وجہ سے لیڈی ریڈنگ ہسپتال میں داخل ہیں۔ احباب سے اپریشن کی کامیابی اور کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(نیاز قطب احمد بٹ۔ پشاور)

۲۔ میرے تین بچوں اور بچیوں نے امسال الیف۔ اے کا سالانہ امتحان دیا ہے۔ احباب ان تینوں کی شاندار کامیابی کے لئے دعا کریں۔ نیز ہم سب کی جسمانی اور روحانی بیماریوں کے جلد دور ہونے اور رضائے الٰہی حاصل ہونے کے لئے بھی دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ حسنات دارین سے نسل در نسل نوازتا چلا جائے۔ آمین۔

(شیخ جمیل احمد رشید۔ لاہور)

---

دوستوں اور عزیزوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

(ڈاکٹر محمد سلیم سلیم میڈیکل سٹور۔ مروٹ ضلع بہاولنگر)

# ٹینڈر نوٹس

مندرجہ ذیل کاموں کے لئے ضلع کونسل فیصل آباد کے منظور شدہ ٹھیکیداروں سے جنہوں نے سال ۸۰-۱۹۷۹ء کی رجسٹریشن فیس جمع کروا دی ہو بمطابق کمپوزٹ شیڈول آف ریٹ ۱۹۷۹ء سربمہر ٹنڈر مورخہ ۱۲-۹-۷۹ بوقت ۱۲ بجے دوپہر مطلوب ہیں۔ ٹنڈر مورخہ ۱۲-۹-۷۹ کو ۱/۲ ۱۲ بجے بعد دوپہر وقت مقررہ پر ٹھیکیداروں یا ان کے نامزد نمائندوں کی موجودگی میں جو اس وقت حاضر ہوں کھولے جائیں گے۔

شرائط:۔

۱۔ ٹنڈر فارم دفتری اوقات میں ٹنڈر دینے کی تاریخ سے ایک دن قبل مجوزہ فیس جو کہ ناقابل واپسی ہوگی جمع کرا کر حاصل کریں۔ نیز جس کام کے لئے ٹنڈر حاصل کیا گیا ہو۔ اسے دوسرے کام میں تبدیل نہیں کیا جا سکے گا۔

۲۔ زر ضمانت کسی منظور شدہ بنک کی ڈیپازٹ ریٹ کال کی صورت میں ہی قابل قبول ہوگی۔ زرضمانت اسٹیمیٹ کی رقم کا دو فی صد کی عدم موجودگی میں ٹنڈر نہ تو جاری کئے جائیں گے۔ اور نہ ہی ان پر کوئی غور ہوگا۔

۳۔ کام کی تفصیلات مثلاً شرائط۔ نقشہ جات و اسٹیمیٹ وغیرہ زیر دستخطی کے دفتر سے کسی روز بھی اوقات کار کے دوران دیکھی جا سکتی ہیں۔

۴۔ مشروط و مشکوک ٹنڈر کسی صورت میں بھی قابل قبول نہ ہوں گے۔

۵۔ بصورت فرم یا کمپنی ایجنٹ حضرات مختار نامہ ٹنڈرز کے ہمراہ منسلک کریں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

| نمبر شمار | نام کام | تخمینہ جات | زر ضمانت | میعاد | فیس ٹنڈر | کیفیت |
|---|---|---|---|---|---|---|
| ۱ | تعمیر ڈجکوٹ گیدڑ والا سڑک حصہ دوم | ۴،۱۳،۴۰۰/- روپے | ۸۱۰۰/- روپے | ۹ ماہ | ۱۰۰/- روپے | |
| ۲ | تعمیر کھدر والا کلیانوالہ سڑک حصہ چہارم | ۹،۲۳،۰۰۰/- | ۱۸،۵۰۰/- | ۱ سال | ۲۰۰/- | |
| ۳ | تعمیر " " پنجم | ۵،۷۴،۴۰۰/- | ۱۱،۵۰۰/- | ۹ ماہ | ۲۰۰/- | |
| ۴ | " گوجرہ کھدر والا سڑک حصہ دوم فاصلہ ۲ میل | ۸،۶۱،۰۰۰/- | ۱۷،۵۰۰/- | ۱ سال | ۲۰۰/- | |
| ۵ | دربارہ درستی و تعمیر سمندری گوجرہ سڑک میل ۱۲ تا ۱۳ | ۶،۳۸،۵۰۰/- | ۱۲،۸۰۰/- | ۱ سال | ۲۰۰/- | |
| ۶ | تعمیر لنک روڈ ۱۳۴ رکھ | ۳،۶۶،۸۰۰/- | ۷،۴۰۰/- | ۹ ماہ | ۱۰۰/- | |
| ۷ | بقایا کام تعمیر گوجرہ پنسیرہ سڑک حصہ IV پارٹ II | ۱،۳۳،۰۰۰/- | ۲،۶۶۰/- | ۹ ماہ | ۵۰/- | |
| ۸ | دربارہ درستی سیلاب زدہ گوجرہ مونگی روڈ | ۱،۶۹،۰۰۰/- | ۳،۴۰۰/- | ۹ ماہ | ۵۰/- | |
| ۹ | مرمت لنک روڈ تا ۱۰۱ گ۔ب تا ۴۷ گ ب (P.W.P) | ۱،۳۵،۰۰۰/- | ۲،۷۰۰/- | ۹ ماہ | " | |
| ۱۰ | تعمیر کوارٹر میڈیکل افیسر سول ڈسپنسری ٹھیکری والا | ۱،۷۱،۸۰۰/- | ۳،۵۰۰/- | ۶ ماہ | ۵۰/- | |
| ۱۱ | تعمیر رہائشی کوارٹرز سٹاف کالونی فیصل آباد | ۱،۴۲،۶۰۰/- | ۲،۸۵۰/- | ۶ ماہ | " | |
| ۱۲ | تعمیر بلڈنگ سول ڈسپنسری چک نمبر ۷۶ گ۔ب | ۹۹،۸۰۰/- | ۲،۰۰۰/- | ۶ ماہ | " | |
| ۱۳ | سپیشل مرمت ڈسپنسری ہسپتال و کوارٹرز سمندری | ۲۸،۰۰۰/- | ۶۰۰/- | ۳ ماہ | ۱۰/- | |
| ۱۴ | " " ستیانہ | ۲۵،۰۰۰/- | ۵۰۰/- | ۳ ماہ | " | |
| ۱۵ | سپیشل مرمت ہیلتھ سنٹر ۱۰۳ ج ب | ۷،۰۰۰/- | ۱۴۰/- | ۳ ماہ | ۵/- | |
| ۱۶ | بقایا کام سالانہ سپیشل مرمت ضلع کونسل سٹاف کالونی کوارٹرز | ۲۵،۰۰۰/- | ۵۰۰/- | ۳ ماہ | ۱۰/- | |
| ۱۷ | سپیشل مرمت ڈسپنسری ہسپتال چک ۲۴۲ ج۔ب | ۹،۶۰۰/- | ۲۰۰/- | ۳ ماہ | " | |
| ۱۸ | دربارہ تعمیر پلی بر سڑک ڈجکوٹ گیدڑ والا میل ۱/۳ | ۶،۳۰۰/- | ۱۲۵/- | ۳ ماہ | ۵/- | |
| ۱۹ | تعمیر پلی بر سڑک ڈجکوٹ خانوآنہ میل ۲ نزدیک 258/R.B | ۵،۷۰۰/- | ۱۱۵/- | ۳ ماہ | ۵/- | |
| ۲۰ | تعمیر پلی بر لنک روڈ چک نمبر ۲۴۲ رکھ نزد گورنمنٹ پرائمری سکول دسوہہ ۲۴۲ رکھ | ۵،۶۰۰/- | ۱۱۵/- | ۳ ماہ | ۵/- | |
| ۲۱ | تعمیر حفاظتی دیوار بر سڑک فیصل آباد تاندلیانوالہ نزد چھوال | ۱،۵۴،۰۰۰/- | ۳،۱۰۰/- | ۶ ماہ | ۵/- | |
| ۲۲ | تعمیر سڑک ۶۶ ج ب تا ۲۷۱ ج ب (بقایا حصہ) | ۶،۸۵،۳۰۰/- | ۱۳،۷۰۰/- | ۱ سال | ۲۰۰/- | |

طارق اقبال ایگزیکٹو انجینئر ضلع کونسل فیصل آباد

IPL NO 6289

## شکریہ احباب

خاکسار کی بچی کی وفات پر بہت سے دوستوں اور عزیزوں نے تعزیت کے خطوط لکھے۔ خاکسار فرداً فرداً سب کو ان کے جواب نہیں دے سکا اب الفضل کے ذریعہ سب کا ممنون ہوں۔

## تبدیلی سائیکل

کل رحمت بازار ربوہ سے سبزی لیتے ہوئے خاکسار کا ہیکو مارکہ سائیکل سلطان احمد سبزی فروش کی دوکان سے تبدیل ہو گیا ہے۔ جس دوست کا یہ سائیکل ہو وہ مجھے مل کر اپنا سائیکل تبدیل کر لیں۔

محمد زمان

محلہ دارالصدر شمالی مکان ۱/۸ نزد مسجد انوار ربوہ

## ثابت قدمی کے ساتھ مالی قربانیوں میں حصہ لیجئے

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# انصار اللہ کی ذمہ داری

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ نے ایک موقع پر انصار اللہ کو ارشاد فرمایا:-

"آپ کا نام انصار اللہ اس لئے رکھا گیا ہے کہ جہاں تک ہو سکے آپ دین کی خدمت کی طرف توجہ کریں اور توجہ مالی لحاظ سے بھی ہوتی ہے اور دینی لحاظ سے بھی ہوتی ہے"

تحریک جدید کے نئے سال کا اعلان ہو چکا ہے۔ ہمارے انصار بھائیوں کو چاہیئے کہ وہ اس کے مالی جہاد میں بھرپور تعاون فرما کر اللہ تعالیٰ کے حضور سرخرو ہوں۔ اور حضور پُرنور کی خصوصی دُعاؤں کے مستحق بنیں۔

(قائد تحریک جدید انصار اللہ مرکزیہ)

# عشرہ وصُولی چندہ وقفِ جدید

وقفِ جدید کے مالی سال کے اختتام پذیر ہونے میں صرف ایک ماہ کا قلیل عرصہ باقی رہ گیا ہے لیکن تاحال منظور شدہ بجٹ کا ایک کثیر حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں جمع نہیں ہوا ہے۔ لہذا تمام امراء صاحبان، صدر صاحبان اور متعلقہ عہدیداران سے درخواست ہے کہ براہِ مہربانی حسب سابق یکم دسمبر سے ۱۰ دسمبر تک عشرہ وصُولی چندہ وقفِ جدید منایا جائے اور کوشش کی جائے کہ تمام احباب سے چندہ وقفِ جدید سَو فیصدی وصول ہو کر اختتام سال سے قبل ہی خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں جمع ہو جائے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

(ناظم مال وقفِ جدید۔ ربوہ)

# ایک احمدی طالب علم کی نمایاں کامیابی

مکرم رانا عبد الغفور صاحب باب الابواب ربوہ نے بورڈ آف ٹیکنیکل ایجوکیشن پنجاب کے امتحان میں ریفریجریشن اینڈ ایئر کنڈیشنگ ٹریڈ میں ۳۲۰/۴۰۰ نمبر حاصل کرکے پنجاب بھر میں اوّل پوزیشن حاصل کی ہے۔ مکرم عبد الغفور صاحب نے یہ امتحان الشفیق انسٹی ٹیوٹ آف ٹیکنالوجی ربوہ کی طرف سے دیا تھا۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس اعزاز کو ان کیلئے مبارک کرے اور دین و دنیا میں بیش از بیش کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے۔ آمین۔

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت اپنے چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیجئے۔ (مینیجر الفضل)

# اخبار احمدیہ (بقیہ صفحہ اوّل)

ہر چند کہ عقل کی افادیت مسلّم ہے لیکن یہ اپنی ذات میں کافی نہیں ہے۔ خدا تعالےٰ کی رہنمائی کے بغیر انسان عقل سے صحیح رنگ میں کام نہیں لے سکتا۔ ہمارا خدا پرسنل خدا ہے وہ اپنی مخلوق سے ایک لحظہ کے لئے بھی بے تعلق نہیں ہوتا۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم اس سے ذاتی تعلق قائم کریں اور وحیٔ خفی اور وحیٔ جلی کے ذریعہ ذرہ ذرہ پر ہر آن نازل ہونے والے اس کے حکموں کو سمجھیں اور اس کی براہِ راست رہنمائی میں عقل کو بروئے کار لائیں اور حقیقی فلاح سے ہمکنار ہوتے چلے جائیں۔

آخر میں حضور نے فرمایا ہم احمدی مسلمان علیٰ وجہ البصیرت اس ایمان اور یقین پر قائم ہیں کہ ہر بھلائی خدا کی طرف سے آتی ہے۔ اس کا قرب ہی حقیقی عافیت کا ذریعہ ہے اور اس سے دُوری ہلاکت ہے۔ ہمارا فرض ہے کہ اپنے پیدا کرنے والے سے سچا تعلق رکھیں اور اس کا دامن اس مضبوطی سے پکڑیں کہ دنیا کی کوئی طاقت وہ ہم سے چھڑوا نہ سکے ÷

# محترم ڈاکٹر محمد احمد صاحب وفات پا گئے

## اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

ربوہ ـــ نہایت افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ فضل عمر ہسپتال ربوہ کے معالج محترم ڈاکٹر محمد احمد صاحب ۲۹ نومبر ۱۹۷۹ء (مطابق ۸ محرم ۱۴۰۰ھ) بروز جمعرات بوقت غروب آفتاب ۶۶ سال کی عمر میں وفات پا گئے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

محترم ڈاکٹر محمد احمد صاحب مرحوم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قدیمی صحابی اور سلسلہ احمدیہ کے نامور بزرگ حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فرزند اکبر تھے۔ آپ بہت مخلص، نیک، علم دوست، سادگی پسند اور درویش صفت انسان اور بہت لائق و ہمدرد معالج تھے۔ آپ نے بھی اپنے واجب الاحترام والد بزرگوار کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے اپنی زندگی کا بیشتر حصہ خدمتِ دین و خدمتِ سلسلہ میں بسر کیا۔ آپ نے ۱۹۵۷ء سے (جبکہ آپ فضل عمر ہسپتال ربوہ میں متعین ہوئے) وفات تک مسلسل بائیس سال مرکز سلسلہ میں طبی خدمات انجام دیں اور اس طرح مخلوقِ خدا کو بہت فیض پہنچایا۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۳۰ نومبر ۱۹۷۹ء بروز جمعۃ المبارک بعد نماز عصر احاطہ مسجد مبارک کے غربی حصہ میں نماز جنازہ پڑھائی اور جنازہ کو کندھا بھی دیا۔ مرحوم موصی تھے لہذا جنازہ مقبرہ بہشتی لے جا کر وہاں تدفین عمل میں آئی۔ نماز جنازہ اور تدفین میں اہلِ ربوہ بہت کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔ قبر تیار ہونے پر محترم مولانا عبد المالک خان صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے دعا کرائی۔

ڈاکٹر صاحب مرحوم نے اپنی بیگم صاحبہ محترمہ کے علاوہ دو فرزند مکرم مبشر احمد خان اور مکرم منصور احمد خان (حال مقیم امریکہ) اور دو صاحبزادیاں امۃ الحکیم صاحبہ ایم۔ اے لیکچرار انگریزی جامعہ نصرت ربوہ اور عزیزہ منصورہ خان متعلمہ ایف۔ ایس سی (میڈیکل) اپنی یادگار چھوڑی ہیں۔ آپ کے تیسرے فرزند عزیز طاہر احمد خان ۲۳ فروری ۱۹۷۴ء کو دریائے چناب میں نہانے کے دوران ڈوب کر وفات پا گئے تھے۔

احبابِ جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ محترم ڈاکٹر صاحب موصوف کو جنت الفردوس میں بلند مقام عطا فرمائے اور اعلیٰ علیین میں اپنے خاص مقامِ قرب سے نوازے نیز جملہ پسماندگان کو صبرِ جمیل کی توفیق عطا فرما کر دین و دُنیا میں ان کا ہر طرح حافظ و ناصر اور معین و مددگار ہو۔ آمین ÷

## درخواستِ دُعا

برادرم مکرم محمد یٰسین صاحب ربانی کے والد محترم شدید بیمار ہیں۔ حالت تشویشناک ہے احبابِ جماعت دردِ دل سے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ ہمارے عزیز بھائی کے والد محترم کو شفاء حقیقی عطا فرماتے ہوئے اُن کے پُرشفقت سائے کو تادیر ان کے سروں پر قائم رکھے۔ آمین اللّٰھم آمین۔ (مسعود احمد جامعہ احمدیہ ربوہ)

آؤ لوگو ـــ کہ
یہیں نورِ خدا
پاؤ گے
○
جلسہ سالانہ ربوہ
میں شمولیت ہزاروں برکات
کا موجب ہے!
اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے
حکیم عبد الحمید

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

زرعی و سکنی جائیداد کی خرید و فروخت کے لیئے آپ کا اپنا ادارہ! بلال اسٹیٹس رجسٹرڈ پراپرٹی ڈیلرز بالمقابل ایوانِ محمود ربوہ۔
فون دفتر ۵۰۸
فون رہائش ۴۰۵